S_1997_1_74_79

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس۔سی۔آر۔

زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی، گونڈل اور دیگران

بنام۔

شری گردھار بھائی رام جی بھائی چنہیارا اور دیگران

5 مئی 1997

کے۔رامسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر 1، قاعدہ 8، آرڈر 39، قاعدہ 2، آرڈر 43، قاعدہ 1 - مارکیٹنگ کمیٹی- نئے مارکیٹ یارڈ میں دکانوں کی الاٹمنٹ کے لیے پیشکش طلب کرنے والا اشتہار- مارکیٹ کمیٹی کو الاٹمنٹ کرنے سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناع کے لیے دائر مقدمہ-ٹرائل کورٹ کی طرف سے دیا گیا اور عدالت عالیہ کی طرف سے تصدیق شدہ عبوری حکم امتناع - مانا گیا کہ مدعی جواب دہندگان کو اس وقت مارکیٹ کمیٹی کے خلاف نفاذ کے لیے درخواست دینے کا کوئی حتمی حق نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ انہیں الاٹمنٹ کے لیے درخواست دینے اور طلب کرنے کا حق حاصل ہے- عدالت نے اس بات پر غور کرنے کے لیے اپنا ذہن نہیں لگایا کہ کون سا حق ہوگا جس کی خلاف ورزی ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے۔- عدالت عالیہ نے نہ صرف قانون کی واضح غلطی کی ہے، بلکہ راحت دینے میں آرڈر 43 قاعدہ 1 کی حدود کو عبور کیا ہے-مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963 - دفعہ 36 اور 37- گجرات زرعی پیداوار مارکیٹ ایکٹ، 1963۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 3618۔

1996 کے اے او نمبر 537 میں دیوانی درخواست نمبر 9563/96 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ 15.1.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایچ۔این۔سالوی، جینت پٹیل، راکیش کے۔کھنہ یو۔تمیم ہاشمی اور سوریا کانت۔

جواب دہندگان کے لیے آر۔پی۔بھٹ اور ایچ۔اے۔راجَورا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

مداخلت کے لیے درخواست کی اجازت ہے۔

ہم نے دونوں فریقوں کے وکلاء کو سنا

یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، احمد آباد میں گجرات کی عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 15 جنوری 1997 کو دیوانی درخواست نمبر 9563/96 میں دی گئی تھی۔

اس کیس کو نمٹانے کے لیے چند تسلیم شدہ حقائق کافی ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی گجرات زرعی پیداوار مارکیٹ ایکٹ 1963 (مختصر طور پر ایکٹ) توضیعات کے تحت تشکیل دی گئی تھی۔ ایکٹ کے تحت، مارکیٹ کمیٹی قانونی ذمہ داری کے تحت ہے کہ وہ نوٹیفائیڈ مارکیٹ کے اندر نوٹیفائیڈ زرعی پیداوار کی خریداری اور فروخت کو منظّم کرنے اور اسے قائم کرنے کے مقصد سے نوٹیفائیڈ مارکیٹ ایریا کا اعلان کرے۔ اس کے ایک پہلو کے طور پر، 23 نومبر 1991 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے نئے مارکیٹ یارڈ میں دکانوں کی الاٹمنٹ کے لیے دلچسپی رکھنے والے افراد سے پیشکشوں کو مدعو کرتے ہوئے اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ موجودہ دکانداروں کو مطلع کیا گیا کہ اگر وہ موجودہ بازار کے علاقے میں دکانیں حوالے کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو انہیں نئے بازار کے صحن میں خریداری کی اجازت دی جائے گی۔ اس کے بدلے، انہیں دکان کی قیمت 7 سال کے سرمایہ دار کرایہ کے برابر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں "شاپ فار شاپ کیٹیگری" کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ دوسروں کے لیے اسے اے ٹائپ شاپس اور بی ٹائپ شاپس کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ اے ٹائپ کی دکانوں کے لیے انہوں نے عارضی طور پر 25 لاکھ روپے اور بی ٹائپ کی دکانوں کے لیے 23 لاکھ روپے کی قیمت طے کی ہے۔ اس طرح کے اشتہار کے بعد، جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 نے آرڈر I، قاعدہ 8، سی پی سی کے تحت نمائندہ حیثیت میں مستقل حکم امتناع کے لیے مقدمہ دائر کیا جس میں مارکیٹ کمیٹی کو دکانوں کی الاٹمنٹ کرنے سے روکا گیا اور آرڈر XXXIX، قاعدہ 2، سی پی سی کے تحت عبوری حکم امتناع طلب کیا گیا اور اسے ٹرائل عدالت نے منظور کر لیا۔ اپیل پر، اس کی تصدیق عدالت عالیہ نے ایک اور ضائد کے ساتھ کی جس سے ہم بعد کے مرحلے میں نمٹتے ہیں۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

غور کے لیے جو بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جواب دہندگان کو حکم نامے کے ذریعے نافذ کیے جانے کا کوئی حق ہے؟ مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963 کا حصہ III اس سلسلے میں احتیاطی امداد سے متعلق ہے۔ دفعہ 36 میں کہا گیا ہے کہ "(پی) عدالت کی صوابدید پر عارضی یا دائمی حکم نامے کے ذریعے بحالی کی راحت دی جاتی ہے۔" عارضی یا دائمی احکامات کو دفعہ 37 کے ذریعے منظّم کیا جاتا ہے، جو کہ درج ذیل ہے:

.37"عارضی اور دائمی احکامات۔-(1)عارضی احکامات ایسے ہوتے ہیں جو کسی مخصوص وقت تک یا عدالت کے اگلے حکم تک جاری رہتے ہیں، اور انہیں مقدمے کے کسی بھی مرحلے پر منظور کیا جا سکتا ہے، اور ضابطہ دیوانی، 1908(5 آف 1908)کے ذریعے ان کا نظم کیا جاتا ہے۔

(2) ایک مستقل حکم صرف سماعت میں دیے گئے فرمان اور مقدمے کی خوبیوں پر دیا جا سکتا ہے؛ اس طرح مدعا علیہ کو مستقل طور پر کسی حق کے دعوے سے، یا کسی ایسے عمل کے انجام دینے سے حکم دیا جاتا ہے، جو مدعی کے حق کے منافی ہو۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ جواب دہندگان کے پاس فی الحال مارکیٹ کمیٹی کے خلاف نفاذ کی درخواست کرنے کا کوئی حتمی حق نہیں ہے۔زیادہ سے زیادہ، انہیں ان لوگوں کے لیے درخواست دینے اور الاٹمنٹ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے جو دوسرے زمرے، یعنی اے ٹائپ اور بی ٹائپ کی دکانوں کے زیر انتظام ہیں۔ہم اس معاملے میں پہلے زمرے سے متعلق نہیں ہیں، یعنی۔ , دکان کے لیے خریداری کریں کیونکہ وہ اس سلسلے میں مستقل یا عارضی حکم نامے کے ذریعے کوئی راحت نہیں مانگ رہے ہیں۔چونکہ فی الحال جواب دہندگان کے پاس کوئی حتمی حق نہیں ہے، اس لیے عدالت نے اس بات پر غور کرنے کے لیے اپنا ذہن نہیں لگایا ہے کہ کون سا حق ہوگا جس کی خلاف ورزی ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے۔عدالت عالیہ نے اس احاطے پر مزید پیش قدمی کی ہے کہ ان کا کوئی حق ہے، بغیر اپنے ذہن کا اطلاق کیے؛ اس نے کہا ہے کہ ایکٹ کی مذکورہ بالا توضیعات کو دیکھے بغیر، حکم امتناع کے ذریعے اس حق کو منظّم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ٹرائل عدالت نے کہا تھا کہ:

.1" مدعا علیہ نمبر کے 1 خلاف عارضی حکم نامہ ان کے نوکروں، ایجنٹوں وغیرہ کو اس طرح اجازت دی جاتی ہے کہ وہ 'اے' قسم اور 'بی' قسم کی دکانوں کے لیے بالترتیب روپے 2,55,000 اور روپے 2,30,000 کے پریمیم پر کسی بھی دکان کی الاٹمنٹ کرنے پر پابندی لگائیں (یہ XXVIII(2).جی ایل آر 214 پر مبنی ہے)۔یہ عبوری حکم نامہ جہاں تک مدعی کا تعلق ہے۔اور دیگر یعنی اس طرح 81 افراد اور ریکارڈ پر موجود 146 افراد کے لیے عدالت عالیہ کے فیصلے کے تابع ہیں، اور یہ ان عطیہ دہندہگان پر اثر انداز نہیں ہوگا جن کی دکانیں پہلے سے منعقد قرعہ اندازی کے ذریعے الاٹ کی گئی ہیں اگر کوئی ہوں اور ان لوگوں پر جن کی الاٹمنٹ قرعہ اندازی کے نظام کے علاوہ کی گئی ہے۔

.2 مدعا علیہ نمبر 1 دکان کی الاٹمنٹ کے لیے قانونی اور معقول شرائط وضع کرنا اور اس کے بعد مدعا علیہ نمبر 1 ایک گروپ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچنے کے لیے مدعی اور ریکارڈ پر موجود افراد اور دیگر پر

مشتمل ایک گروپ میں دکانوں کی الاٹمنٹ کرنے کی اجازت ہے۔

.3 دیوانی نظرثانی کی درخواست نمبر 1646/96 میں 146 افراد کے حوالے سے معزز عدالت عالیہ کے فیصلے کے تابع، مدعی 1 حق کی حفاظت کرے گا۔

.4 مدعیوں اور دیگر کو نئے بازار کے صحن میں دکانیں حاصل کرنے کا موقع حاصل کرنے کے لیے، اور مدعا علیہ نمبر۔1 حاصل کرنے کے لیے قرض اور سود کی ادائیگی اور مدعا علیہ نمبر۔1 کو مالی ذرائع سے فائدہ اٹھانا، مقدمے کے حتمی نمٹارے تک عارضی حکم امتناع مزید درج ذیل طور پر دیا جاتا ہے:

(i) تمام مدعیوں اور ریکارڈ پر موجود دیگر افراد نے نئے بازار کے صحن میں 'اے' قسم اور 'بی' قسم کی دکانوں کے بارے میں تنازعات اور تنازعات اٹھائے ہیں۔ لہذا، اس طرح کی ہر قسم کی دکان کی قیمت کے حتمی تعین کے تابع ہے۔ عدالت عالیہ کے ذریعہ ضروری فریق کے فیصلے کے تابع مدعیوں اور ریکارڈ پر موجود دیگر افراد کو ایک موقع فراہم کیا جاتا ہے اور انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ہر قسم کی دکان کی الاٹمنٹ کے لیے قرعہ اندازی میں حصہ لیں۔

(ii) اس مدعی اور ریکارڈ پر موجود دیگر افراد جو دکان کی الاٹمنٹ میں حصہ لینا چاہتے ہیں، اس مرحلے پر قیمت کی ادائیگی کریں گے اور نہ ہی 'اے' قسم کی دکان کے لیے 1,17,000 روپے اور 'بی' قسم کی دکان کے لیے 1,06,200 روپے سے زیادہ؛ اس مدعا علیہ کے لیے نمبر۔1 قسط کی سہولت فراہم کرے گا جیسا کہ دیگر عطیہ دہندگان کے لیے دستیاب ہے۔

(iii) مدعیوں اور دیگر افراد کو یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ 1,17,000 روپے اور 1,06,200 روپے کی مذکورہ ادائیگی قیمت کے حتمی تعین سے مشروط ہے جس کا فیصلہ عدالت ثبوت ریکارڈ کرنے اور مقدمے کے حتمی فیصلے میں کرے گی۔

عدالت عالیہ نے حکم میں اس طرح کہا ہے جیسے فریقین کے درمیان کوئی حتمی حق ہو۔ آرڈر XXXIX، قاعدہ 2، سی پی سی کا مؤقف ہے کہ "مدعا علیہ کو معاہدے کی خلاف ورزی یا کسی بھی قسم کی دوسری چوٹ کے ارتکاب سے روکنے کے لیے کسی بھی مقدمے میں، چاہے مقدمے میں معاوضے کا دعوی کیا گیا ہو یا نہیں، مدعی، مقدمے کے آغاز کے بعد کسی بھی وقت، اور فیصلے سے پہلے یا بعد میں، مدعا علیہ کو معاہدے کی خلاف ورزی یا چوٹ کی شکایت، یا اسی معاہدے سے پیدا ہونے والی یا اسی جائیداد یا حق سے متعلق معاہدے کی خلاف ورزی یا چوٹ سے روکنے کے لیے عارضی حکم امتناعی کے لیے عدالت میں درخواست دے سکتا ہے۔" جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، چونکہ جواب دہندگان کا حق اب بھی ممانعت میں ہے یہاں تک کہ آرڈر

XXXIX، قاعدہ 2، سی پی سی لاگو نہیں ہوتا ہے اور اس کا نفاذ بھی نا قابل تصور ہے۔ عدالت عالیہ نے راحت کے دائرہ کار کو مزید بڑھا دیا ہے جو مقدمے میں طلب بھی نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

" عبوری راحت کے مقصد سے متعلقہ فریقین کی طرف سے تفصیل سے پیش ہونے والے فاضل وکلاء کو سنا۔ درخواست دہندگان کی طرف سے تعمیر کی جانے والی اے- ٹائپ اور بی- ٹائپ دکانوں/گودام کے پریمیم سے متعلق کیس میں شامل تنازعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے، عبوری راحت دے کر بقایا کا تعین کرنا ضروری ہے۔ درخواست دہندگان کے مطابق، اے قسم کی دکان/گودام کے لیے 2,55,000 روپے اور بی قسم کی دکان/گودام کے لیے 2,20,000 روپے منصفانہ اور مناسب قیمت ہے۔ تاہم فاضل ٹرائل جج نے اے ٹائپ کے لیے 1,17,000 روپے اور بی- ٹائپ کے لیے 1,06,200 روپے مقرر کی ہے۔ اس کے سامنے پیش قابل مواد کی بنیاد پر؛ (جو آرڈر سے اپیل میں زیر غور موضوع ہے) اور، کسی بھی صورت میں، اس مرحلے پر اس میں غلطی نہیں کی جا سکتی کیونکہ اپیل میں اس کی درستگی کا فیصلہ کیا جائے گا اور اگر اس پر روک لگائی جائے تو یہ اس مرحلے پر اپیل کی اجازت دینے کے مترادف ہوگا۔ اس حقیقت پر غور کرتے ہوئے کہ درخواست دہندگان نے اعتراض شدہ حکم کی منظوری سے پہلے ہی 250 دکانیں اور گودام الاٹ کر دیے ہیں، جیسا کہ درخواست دہندگان کی طرف سے اس دیوانی درخواست میں دائر حلف نامے سے دیکھا جا سکتا ہے، اس حقیقت کے ساتھ کہ اے ٹائپ کے لیے 255000 روپے اور بی ٹائپ کے لیے 230000 روپے کی شرح طے کر دی گئی ہے، اور جیسا کہ فاضل ٹرائل جج نے مقدمہ مارچ 1997 سے پہلے نمٹانے کی ہدایت کی ہے جس میں دکانوں اور گوداموں کی صحیح قیمت کا تعین کیا جائے گا، یہ منصفانہ، مناسب اور مناسب ہوگا۔ کہ انصاف کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے درج ذیل عبوری حکم منظور کیا جائے۔

1. مقدمے کی سماعت اور حتمی نمٹارے تک، درخواست دہندگان کسی بھی دکان کے گودام کی الاٹمنٹ کرنے سے پہلے الاٹی اور مدعا علیہ سے اے ٹائپ کے لیے 1,17,000 روپے اور بی ٹائپ کی دکان-کم-گودام کے لیے 1,06,000 روپے کی شرح سے رقم وصول کریں گے۔

2. عطیہ دہندگان کے ساتھ ساتھ مدعا علیہان بھی ادائیگی کریں گے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، دکان/گودام کا قبضہ ان کے حوالے کرتے وقت۔

3. درخواست گزار، جہاں تک ممکن ہو، تمام مدعا علیہ- مدعیوں کو ایڈجسٹ کرے گا، بشرطیکہ وہ راضی ہوں اور فی الحال اے- ٹائپ کے لیے 1.17,000 روپے اور بی- ٹائپ شاپ- گودام کے لیے

1,06,000 روپے ادا کریں، اور 250 عطیہ دہندگان سے زیادہ کسی دوسرے شخص کو کوئی دکان/ گودام الاٹ نہیں کرے گا۔

4. چونکہ یہ ایک عبوری حکم ہے، اس لیے مدعا علیہان سمیت تمام عطیہ دہندگان کے لیے یہ واضح کیا جاتا ہے کہ انہیں مقدمے کے فیصلے کی پابندی کرنی ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں، اگر ٹرائل عدالت بالآخر دکان/ گودام کی قیمتوں کے تعین کے حوالے سے درخواست گزاروں کے حق میں فیصلہ دیتی ہے، تو اس صورت میں عطیہ دہندگان کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ مدعیوں کو فوری طور پر اضافی رقم ادا کرنی ہوگی جس میں ناکام ہونے پر وہ بے دخل ہونے کے ذمہ دار ہوں گے۔

اس طرح، ہم یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے نہ صرف قانون کی واضح غلطی کی ہے، بلکہ راحت دینے میں آرڈر 43 قاعدہ 1 کی حدود کو بھی عبور کیا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ مندرجہ ذیل عدالت عالیان کے احکامات کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ تاہم، ٹرائل عدالت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مقدمے کو جلد از جلد نمٹائے۔ اپیل گزاروں کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ دکانوں کی الاٹمنٹ پر غور کے لیے درخواست دیں، اگر انہوں نے پہلے ہی درخواست نہیں دی ہے۔ بنا قیمت کے۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24